سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بخدمتِ گرامی محترمی حضرت مولانا یوسف صاحب زاد مجدکم السامي

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ! میں بعافیت ہوں، خدا کرے مزاج سامی بعافیت ہوں گے۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ جناب والا کا ارشاد صحیح ہے کہ خدا کے لیے اگر ذلت یہی ہے تو حرج نہیں۔ مدرسہ کے مفاد کے لیے اگر ذلت بھی برداشت کرنا پڑی تو بھی (بندہ) ان شاء اللہ تعالیٰ آں جناب کا تابع رہے گا۔ دو خط کراچی دربارۂ تقرر مولانا عبدالقدیر صاحب وطباعتِ سند وروئیدادِ جلسہ سالانہ وکوششِ سرمایہ لکھ چکا ہوں، مگر مجھ جیسوں کے جواب کا تو وہاں مَد ہی کوئی نہیں، اس کی توقع ہی فضول ہے، اب تو یہی صورت ہے کہ جو بات بارگاہِ عالی میں عرض کرنا ہو، اس کے لیے درِ دولت پر حاضر ہو، بغیر اس کے چارہ نہیں، رمضان اور شوال کے مشاہروں کی فکر ہے۔ اللہ آسان کردے۔

درجہ ابتدائی کے لیے تجربہ کار حلیم الطبع عالم کی ضرورت ہے۔ مولوی دُرمحمد صاحب حلیم الطبع ذو استعداد تو ہیں، مگر تجربہ اتنا نہیں، تاہم بہت اچھے ہیں، تھوڑے دنوں میں تجربہ بھی ان کو ہو جاوے گا۔ آدمی دین دار مطیع ہیں، بہتوں سے اچھے ہیں، متکبر بھی نہیں، مقرر بھی ہیں، مگر اُن کے اِس درجہ میں تقرر کے بعد مولانا قمر صاحب، مولانا عبدالحبیب صاحب سے کیا کام لیا جاوے گا؟! یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ مولوی عبدالحبیب صاحب پر تو مجھے اعتماد ہے کہ بغیر تحصیلِ چندہ کے مدرسہ میں جو کام ان سے آپ لینا چاہیں گے وہ (فیمـــا أظـن) انکار نہیں کریں گے۔ مولانا قمر صاحب کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

فارسی، اُردو حساب کی تعلیم کے لیے ایک مدرس کی سخت ضرورت ہے، اس کا انتظام بھی ضروری ہے۔ بندہ جلد حاضری کی کوشش کرے گا، کامیابی کی دعا بھی فرمائیں۔

بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ

از بہبودی ملک خالد، کیمل پور، رمضان المبارک ۷۱ھ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بخدمتِ گرامی مکرمی محترم حضرت مولانا یوسف صاحب زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ! میں ہر طرح سے بعافیت ہوں، خدا کرے مزاجِ سامی بھی بعافیت ہوں۔ دو تین روز ہوئے ایک عریضہ ارسالِ خدمت کیا ہے، اُمید ہے کہ شرف یاب ہوا ہوگا۔ اخیر عشرہ رمضان المبارک کا یہاں شدید گرمی میں گزرا ہے، اب کچھ بارش ہوئی ہے، گرمی کم ہے۔ یہاں عید منگل کو ہوئی ہے، دوشنبہ کو اَبر تھا، عام طور سے چاند نظر نہیں آیا، باہر کی شہادتوں سے عید ہوئی۔ احقر ان شاء اللہ تعالیٰ ۲۰ شوال سے پہلے حاضر ہوگا، اطمینان فرمائیں۔

میرا خیال ہے کہ جتنی قیام گاہیں سرِدست تیار اور مکمل ہیں، ان ہی کے تناسب سے داخلہ ہو، زیادہ نہ ہو کہ طلبہ اور منتظمین دونوں کو اس میں تکلیف ہوتی ہے۔ گو بعض حضرات زیادہ طلبہ داخل کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں، مگر انہیں ہماری مشکلات کا احساس نہیں ہوتا۔

امتحانِ داخلہ میں زبان (اُردو) اور تحریر کا ضرور خیال رکھا جائے کہ بجز اس کے امتحانات اور تفہیم وتفہّم میں دِقت ہوتی ہے۔ مدرسہ ''مظاہرِ علوم سہارن پور'' کی ایک مختصر سی روئیداد میں نے جناب کو دی تھی، اس میں ماہوار خواندگی کے نقشے بھی ہیں، اس کو ملاحظہ فرماویں۔ میرا خیال ہے کہ حضرات مدرسین کے مشورے سے ماہوار خواندگی کی ہر کتاب کے متعلق کوئی مقدار متعین ہو جائے، تاکہ کتب کے ختم کرانے اور یا کتب کے پڑھانے میں دِقت نہ ہو۔ داخلۂ امتحان میں مسامحت مناسب نہیں کہ اس کا نتیجہ بہتر نہیں ہوتا، اچھی طرح جانچ پڑتال ہونا چاہیے۔ اخلاق اور ظاہری صورت کا بھی خیال ضروری ہے کہ صورت خلافِ شرع نہ ہو، فتّان اور شرارت پسند نہ ہو، کسی خاص جماعت سے غُلو نہ رکھتا ہو۔

مولوی معز الدین صاحب کا ایک خط ارسال ہے، دار العلوم میں ان کے مناسب کچھ کام ہو تو مہتمم صاحب کو اطلاع دے کر ان کو رکھ لیا جائے، ورنہ جواب دیا جائے۔ مجھے اور مولانا عبدالحبیب

صاحب کے لیے ایک مکان کی ضرورت ہے ۲۵، ۳۰ کے کرایہ کا، جس میں صحن اور کم از کم دو کمرے علاوہ دیگر ضروریات کے موجود ہوں۔ جناب والا خیال رکھیں، اگر مل جائیں تو بہتر ہے۔ آپ حضرات کے متروکہ مکانات تو رہائش کے قابل نہیں، ان میں تکلیف ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالقدیر صاحب کے متعلق کوئی فیصلہ قطعی غیر قطعی نہیں ہے، اس لیے داخلہ ایسے ہی طلبہ کا لازمی ہے جن کے اسباق موجودہ اساتذہ پورے کرسکیں، اس سے زیادہ نہیں۔

مولوی دُرِ محمد کا کیا ہوا؟ مولوی قمر، مولوی عبدالحبیب کا کیا ہوا؟ خدا کرے خانگی معاملہ بعافیت نمٹ گیا ہو: ''اللّٰهم إنا نسئلک العفو والعافیة في الدنیا والآخرة.''

دعاءِ عافیتِ دارین کا طالب ہوں، بندہ بھی دعا گو ہے۔ خادم زادگان کی جانب سے سلام مسنون اور دعا کی درخواست۔ جملہ حضرات کی خدمات میں سلام مسنون۔ قاری صاحب کا کیا ہوا؟!

خادم بندہ عبدالرحمٰن غفرلہٗ

از بہبودی، ملک خالد، کیمل پور، ۳ شوال ۷۱ھ

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....

جامعہ کے استاذ مفتی محمد احمد بلتی صاحب کو صدمہ
(ایصالِ ثواب کی درخواست)

جامعہ کے استاذ مفتی محمد احمد بلتی صاحب کی ہمشیرہ عمرہ کی سعادت حاصل کرکے واپس سکردو بلتستان جاتے ہوئے مؤرخہ ۱۹؍فروری ۲۰۲۰ء کو حادثہ میں زخمی ہوئی تھیں، آپریشن کے بعد زخموں سے کافی حد تک تندرست ہونے کے بعد ۴ مارچ ۲۰۲۰ء کو خالقِ حقیقی سے جاملیں، إنا للّٰه وإنا إلیه راجعون، إن للّٰه ما أخذ ولهٗ ما أعطٰی وکل شيء عندهٗ بأجل مسمّٰی. أللّٰهم اغفرلها وارحمها وعافها واعف عنها وأکرم نزلها ووسع مدخلها. دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے، آمین بجاه النبي الأمي الکریم صلی اللّٰه علیه وعلٰی آله وصحبه أجمعین.

بینات کے باتوفیق قارئین اپنی دعاؤں اور ایصالِ ثواب میں مرحومہ کو یاد رکھیں۔